بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اندھیرا گھر اکیلی جان

ناشر: جماعت رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (رجسٹرڈ پاکستان) خانیوال

بفیضان کرم: سیوطی زماں بیہقی وقت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابو الفضل

محمد سردار احمد قادری چشتی نور اللہ مرقدہ

برائے ایصال ثواب

منظور نظر محدث اعظم پاکستان الحاج محمد عمر قریشی قادری رضوی علیہ الرحمۃ خانیوال

والد گرامی

محمد اقبال قادری

95۔ کالونی نمبر 1، مینار مسجد روڈ۔ خانیوال فون نمبر 0692-51132

اللہ تعالیٰ قبلہ حاجی محمد عمر قریشی اور اُن کے لواحقین (مرحومین) کی مغفرت و بخشش فرمائے۔ اور محترم محمد اقبال قادری کو دنیا و آخرت کی بیکراں نعمتوں سے نوازے۔ نیز اشاعتی دینی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

بجاہ سید المرسلین ﷺ

(ادارہ)

بیرون جات کے افراد -/5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

رابطہ کے لیے

محمد شکیل اختر رضوی

المجید جیولرز

بلاک نمبر 4، نزد فریدی مارکیٹ خانیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ ۱۱

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

(مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ)

مؤلف

ابو کلیم فانی

ناشر: جماعت رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) رجسٹرڈ پاکستان (خانیوال)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب قبر برحق ہے،

(بخاری، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے، جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ۔ (ترمذی صفحہ نمبر ۶۱۷ جلد دوم)

یا اللہ! میں عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اہلسنت کا مذہب

ہم عذاب قبر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کیلئے جو اس کا اہل ہو، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ ہم قبر میں منکر نکیر کے سوالات کو بھی برحق مانتے ہیں جو اللہ عزوجل، دین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کئے جائیں گے۔ نیز قبر جنت کے گلستانوں میں سے ایک گلستان ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(العقیدۃ الطحاویہ از علامہ طحاوی (م ۳۲۱ھ) صفحہ نمبر ۱۲۰ طبع لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب کائنات جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے:

(۱)...... کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذوالجلال و الاکرام

(پ ۲۷)۔

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور

بزرگی والا ہے (کنز الایمان)۔

All that is on earth is to perish. And there is abiding for ever is the Entity of your Lord Majestic and Vanerable.

(۲)۔ کل نفس ذائقة الموت (پ ۱۷)۔

ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے (کنز الایمان)۔

Every soul is to taste death.

(۳)۔ اذا جاء اجلهم فلا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون (پ ۱۱)

جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں (کنز

الایمان)۔

For every nation there is fixed term. When their term will come. Then neither they can stay behind for an hour, nor can they advance

(۴)۔ وجاءت سکرة الموت بالحق ذلک ما کنت منه تحید (پ ۲۶)۔

اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا (کنز

الایمان)۔

موت کو یاد رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔

(ترمذی ابواب الزہد باب نمبر ۹۳ جلد دوم)

مومن کی روح نکلنے کی کیفیت

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی آخرت میں داخل ہونے والا ہوتا ہے اور دنیا میں وقت نزع ہوتا ہے تو اس کے پاس سورج جیسے روشن چہروں والے ملائکہ اترتے ہیں جو اس کی حدِ نگاہ تک ہوتے ہیں۔ پھر موت کے فرشتے آکر اس کے سرہانے بیٹھ کر فرماتے ہیں، اے پاکیزہ روح اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف نکل، چنانچہ وہ آسانی سے نکل آتی ہے جیسے مشک کے منہ سے قطرہ نکلتا ہے۔

(کتاب الروح صفحہ نمبر ۸۲ از ابن قیم جوزی م ۷۵۱ طبع لاہور)

شہید کی روح نکلنے کی کیفیت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید موت کی تکلیف صرف اتنی پاتا ہے جتنی کسی کو چیونٹی کاٹنے سے ہوتی ہے۔

(رواہ الطبرانی)

گنہگار کی روح نکلنے کی کیفیت

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے موت کا حال بتاؤ؟ آپ نے کہا اے

امیر المؤمنین! وہ کانٹے دار درخت کی مانند ہے جو مسلمان کے جسم کے اندر ہو اور اس کی رگ و پے میں سرایت کر چکا ہو، اب ایک مضبوط بازوؤں والا انسان اس کو کھینچ رہا ہو۔ (تو اس کی کس قدر تکلیف ہوگی)۔

(۱)...... رواہ ابن ابی شیبہ

(۲)...... رواہ ابن ابی الدنیا

(۳)...... رواہ ابی نعیم فی الحلیہ

کافر کی روح نکلنے کی کیفیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کافر دنیا سے کٹنے والا اور عقبیٰ میں داخل ہونے والا ہوتا ہے تو کالے سیاہ چہروں والے ملائکہ آسمان سے اتر کر اس کے پاس آتے ہیں ان کے ہاتھوں میں ٹاٹ ہوتی ہے یہ اس کی حدِ نگاہ تک ہوتے ہیں پھر موت کا فرشتہ آ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر فرماتا ہے کہ اے گندی روح اللہ کے قہر و غضب کی طرف نکل مگر روح اس کے جسم کے کونے کونے میں پھیل جاتی ہے۔ پھر ملک الموت اسے کھینچتے ہیں جیسے تر روئی سے (گرم) سلاخ کھینچی جاتی ہے۔ الخ

(کتاب الروح صفحہ ۸۴ طبع لاہور)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی جان اس طرح نکلتی ہے جیسے کوئی چیز چھلکتی ہے اور کافر کی جان بہہ کر نکلتی ہے۔

(۱)...... رواہ الطبرانی فی الکبیر

(۲)...... رواہ ابی نعیم فی الحلیہ

قبر کی تنہائی اور منکر نکیر کا آنا

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ میت کو دفن کر کے واپس آتے ہیں، اس کی روح اسمیں لٹادی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارا پروردگار کون ہے؟ یہ جواب دیتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارا دین کیا ہے؟ یہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر اس سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے کون ہیں؟ یہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ دریافت کرتے ہیں کہ تم کس طرح جانتے ہو کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے کتاب اللہ پڑھی اور اس پر ایمان لایا، اور اس کی تصدیق کی، مجھے اس سے آپ کی رسالت کا علم ہوا۔ پھر آسمان سے آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے نیچے بہشتی فرش بچھادو اور جنت کی کھڑکی کھول دو پھر اس کی قبر میں بہشت کی مہک اور خوشبو آنے لگتی ہے اور اس کی قبر حدِ نگاہ تک کشادہ کردی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس ایک نہایت خوبصورت حسین وجمیل لباس والا ایک شخص آکر کہتا ہے کہ ایک خوشی کی خبر سنیئے۔ آج کا وہ روز ہے جس کا آپ سے دنیا میں عہد کیا گیا تھا۔ یہ دریافت کرتا ہے کہ آپ کون ہیں؟ آپ کے تو چہرے ہی سے بشارت ٹپک رہی ہے یہ شخص جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں۔ یہ سن کا وہ بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار قیامت قائم فرما تاکہ میں اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹوں۔

اس طرح کافر کو جب لوگ دفن کر کے واپس آتے ہیں، تو اس کے بعد پھر دو

فرشتے کافر کے پاس آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے یہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے
میں نہیں جانتا، ملائکہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے جو تم میں مبعوث کئے گئے تھے یہ جواب
دیتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر آسمان سے آواز آتی ہے کہ میرا بندہ جھوٹا ہے
اس کے نیچے آگ کا فرش بچھادو اور جہنم کی کھڑکی کھول دو پھر اس کی قبر میں دوزخ کی
لپٹیں اور سخت گرم لو آنے لگتی ہے اور اسے اس قدر دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ادھر
سے ادھر ہو جاتی ہیں اور اس کے پاس بدبودار بدصورت اور برے کپڑوں میں ایک
آدمی آکر کہتا ہے۔ایک بری خبر سن لو! آج کا وہ روز ہے جس کا تجھ سے عہد کیا گیا تھا۔
اس نے پوچھا تو کون ہے؟ تیرے ماتھے پر برائی نمایاں ہے یہ جواب دیتا ہے کہ میں
تیرا برا عمل ہوں پھر یہ دعا مانگتا ہے کہ اے میرے پروردگار محشر برپا کر۔

(کتاب الروح صفحہ نمبر ۸۲)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب بندہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے رخصت ہو جاتے
ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے
بٹھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا؟ مومن تو یہ جواب دیتا ہے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس سے کہا جاتا
ہے کہ اپنے ٹھکانے جہنم کی طرف دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت عطا
کی وہ شخص یہ دونوں چیزیں دیکھتا ہے، قتادہ نے کہا اور ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر میں
کشادگی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر انس کی حدیث کی طرف رجوع کیا اور منافق یا کافر
سے (قبر میں) کہا جاتا ہے تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا، تو وہ کہتا ہے۔ میں نہیں

جانتا، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو اس سے کہا جاتا ہے تو نے نہ تو عقل سے سمجھا اور نہ نقل سے سمجھنے کی کوشش کی اور لوہے کے ہتھوڑوں سے اسے مارا جاتا ہے، پس وہ اس طرح چیختا ہے کہ سوائے انس و جان کے تمام چیزیں جو اس کے قریب ہوتی ہیں سنتی ہیں۔

(۱)...... بخاری کتاب الجنائز صفحہ نمبر ۵۱۶ جلد اوّل

(۲)...... نسائی، صفحہ نمبر ۶۳۱ جلد اوّل طبع لاہور

حضرت سیدنا حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ ''۔عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ مردے سے سوال ہوگا تیرا رب کون ہے؟ تیرا پیغمبر کون ہے؟ وہ کہے گا، میرا پروردگار اللہ ہے اور میرے پیغمبر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اس آیت یثبت اللہ الذین الخ شریفہ سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ایمان والوں کو ٹھیک بات پر ثابت رکھے گا۔

(۱)...... مشکوۃ صفحہ نمبر ۲۴

(۲)...... نسائی، صفحہ نمبر ۶۳۳ جلد اوّل طبع لاہور

پس ثابت ہوا کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو اس کے اعمال کے مطابق قبر میں جزا اور سزا ہوگی اور منکر نکیر بھی ان کے اعمال کے مطابق ان سے پیش آئیں گے۔

ایک مشاہدہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

میرے والد گرامی کے سامنے ایک شخص نے قسم کھا کر ایک عجیب وغریب قصہ بیان کیا۔
ایک کشمیری (کشمیر کا رہنے والا) ملک دکن کی طرف گیا اور راجہ کے یہاں باورچیوں میں ملازم ہو گیا۔ اس کے مرنے کے بعد وہاں کے دستور کے مطابق دوسرے خاص خادموں کی نعش کے ساتھ سرد خانے میں رکھا گیا، دیکھتا ہوں کہ رات کے وقت دو فرشتے ڈراؤنی صورت جیسا کہ حدیث میں آیا ہے آئے، میں ان کے خوف سے ایک کونہ میں چلا گیا، مجھے معلوم نہیں کیا سوال جواب ہوئے۔ آخر کار اس کو مارتے تھے اس کے اعضاء ریزہ ریزہ ہو گئے میں بھی بے ہوش ہوگیا میں کلمہ پڑھتا تھا اور فرشتے میری جانب دیکھتے اور مجھ سے دریافت کرنے کے بعد کہ یہاں کیوں آیا، (اسے) کشمیر پہنچا دو، اس کے اعضاء جب ریزہ ریزہ ہو گئے تھے ایک ریزہ میرے جسم کو لگ گیا۔ اس کی سوزش نہیں جاتی، بہت کچھ علاج ومعالجہ کیا لیکن فائدہ نہ ہوا۔ دہلی آیا ہوں بزرگوں اور طبیبوں کی طرف رجوع کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

آپ کے چچا ابو رضا محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس طرح درود شریف پڑھ کر ہاتھ پر دم کرو اور اس جگہ ملو، ایسا کرتا ہوں، اس سے تسکین ہوتی ہے۔ بہت زیادہ تنگ ہوں۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان از محمود احمد برکاتی صفحہ نمبر ۴۰ طبع لاہور)

نیک اعمال کا قبر میں آنا، ایک مشاہدہ

حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہور (م ۴۶۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت شیخ ابو سعید کے مزار پر عادت کے مطابق تنہا بیٹھا ہوا تھا۔

میں نے ایک سفید کبوتر دیکھا وہ آیا اور قبر کے اوپر چادر کے نیچے چلا گیا، میں نے خیال کیا شاید کسی کا چھوٹا ہوا ہے۔ جب میں اٹھا اور چادر کے نیچے نگاہ ڈالی تو وہاں کچھ نہ تھا۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی دیکھا، میں حیرت و تعجب میں پڑ کر رہ گیا۔ یہاں تک کہ ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا اور اس واقعہ کی بابت ان سے دریافت کیا فرمایا وہ کبوتر میرے معاملہ کی صفائی ہے (یعنی نیک اعمال ہیں) جو روزانہ قبر میں میری ہم نشینی کیلئے آتا ہے۔

(کشف المحجوب صفحہ نمبر ۳۳۵ طبع لاہور مترجم)

قبر کی حالتیں

☆ ...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔

(بیہقی، ابن ابی شیبہ)

☆ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنی قبر میں ستر ہاتھ کے سبزہ میں پھرتا رہتا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح نہریں ہوتی ہیں۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور صفحہ نمبر ۱۴۲)

☆ ...... علی بن معبد نے معاذہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ بتایئے کہ قبر میں مردے کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مومن ہے۔ تو اس کی قبر چالیس ہاتھ بڑھا دی جاتی ہے

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور صفحہ نمبر ۱۴۲)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کا منظر ہر منظر سے زیادہ ہولناک ہے۔

(ابن ماجہ)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر نہیں دیکھا۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۹۳ جلد دوم)

☆...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے روپڑتے یہاں تک آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے پوچھا گیا آپ جنت و دوزخ کے ذکر سے نہیں روتے اور اس سے روپڑتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر، آخرت کی منازل سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کا معاملہ آسان ہے۔ الخ

(ترمذی صفحہ نمبر ۹۳ جلد دوم)

...... راحت قبر کے چند مناظر ......

☆...... محدث ابن ابی الدنیا (م ۲۸۰ھ) نے "کتاب المختصر" میں ابو امامہ کے ساتھی ابو غالب سے روایت کی کہ شام میں ایک شخص کی موت کا وقت آ گیا تو اس نے اپنے چچا سے کہا کہ اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ میری ماں کی طرف لوٹا دے تو بتایئے کہ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ انہوں نے کہا کہ بخدا وہ تم کو جنت میں داخل کر دے گی۔ تو اس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر والدہ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ پھر اس نوجوان کا اس گفتگو کے بعد انتقال ہو گیا تو میں اس کے چچا کے ساتھ قبر میں داخل ہوا تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی تو اس کا چچا کود کر آگے بڑھا۔ پھر رک گیا میں نے کہا کیا ہے؟ تو اس

نے جواب دیا کہ اس کی قبر نور سے بھرپور ہے نیز حدِ نگاہ تک وسیع ہے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور صفحہ نمبر ۱۴۳)

☆...... حضرت ثابت بن اسلم بنانی (م ۱۲۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) رات بھر نماز نفل پڑھتے رہتے اور صبح کو رو رو کر صرف یہی ایک دعا کرتے کہ اے اللہ! اگر تو اپنے کسی بندے کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمائے تو مجھ کو ضرور یہ توفیق عطا فرمانا کہ میں بھی اپنی قبر میں نماز پڑھتا رہوں، چنانچہ آپ کی دعا مقبول ہوئی، وصال کے بعد جب آپ کو قبر میں دفن کر دیا گیا، دفن کے بعد اچانک نیچے سے ایک اینٹ ٹوٹ گئی اور قبر میں ایک سوراخ ہو گیا، تو لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

(اولیاء رجال الحدیث صفحہ نمبر ۸۳ طبع لاہور)

☆...... امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مجھ سے عبدالرحمٰن بن احمد جعفی نے اپنی سند سے بیان کیا کہ میں نے کوفہ میں ایک نوجوان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ اب جو میں اس کی قبر درست کرنے کو داخل ہوا، تو اینٹیں لگانے میں ایک اینٹ گر گئی تو مجھے اندر کعبہ اور طواف کا منظر نظر آیا۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور صفحہ نمبر ۱۴۳)

☆...... حضرت عقبہ بن ابی معیط سے روایت ہے کہ میں احنف بن قیس کے جنازہ میں شریک ہوا اور ان کی قبر میں اترا تو میں نے دیکھا کہ اس کو حدِ نگاہ تک فراخ کر دیا گیا ہے تو میں نے ساتھیوں کو بتایا۔ لیکن جو میں نے دیکھا وہ نہ دیکھ سکے۔

(رواہ ابن عساکر فی التاریخ)

☆...... حضرت مغیرہ بن حبیب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن غالب دانی ایک جنگ میں شہید ہو گئے۔ جب ان کو دفن کیا گیا تو ان کی قبر سے مشک کی مہک آئی۔

(رواہ ابونعیم، شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۴۵)

ایک مرتبہ ان کے کسی بھائی نے ان کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ کہا کہ بہت اچھا، پھر پوچھا کیا ٹھکانہ؟ کہا جنت۔ پھر پوچھا کس سبب سے؟ کہا کہ ''حسن یقین'' اور تہجد کی نماز اور پیاسا رہنا، (یعنی روزہ رکھنا) پوچھا کہ خوشبو تمہاری قبر میں کیسی آتی ہے؟ کہا کہ یہ تلاوت اور روزہ کی وجہ سے ہے۔

(شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۴۵)

☆...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ جب نجاشی کا انتقال ہو گیا تو ہم اس کی قبر پر مسلسل نور دیکھتے تھے۔

(رواہ ابی داؤد، جمع الفوائد صفحہ نمبر ۱۹م۴ جلد دوم)

☆...... حضرت سائیں توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خدا کے بندے بازاروں میں بھی ہیں، پولیس میں بھی، کچہریوں میں بھی، جنگوں میں بھی ہر جگہ ہوتے ہیں مگر پہچاننے والے کو نظر آتے ہیں۔ ذاکرین و بندگانِ خدا تعالیٰ سے کوئی جگہ خالی نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ہم ایک گاؤں میں گئے۔ وہاں ایک قبر پر مراقب ہو گئے، دیکھا تو اس قبر پر بہت فیض پڑتا تھا ہم نے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے لوگوں نے کہا کہ ایک نمبردار کی قبر ہے تو نہیں کہا جا سکتا کہ نمبرداروں میں مرد خدا نہیں ہوتے اور بندگانِ خدا تعالیٰ سے کوئی جگہ خالی نہیں ہوتی۔

(ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب، حالات سائیں توکل شاہ انبالوی صفحہ ۱۷۹)

☆...... صوفی شاہد رسول قادری سکنہ چک نمبر 105/15L (ونجاری) علیہ الرحمۃ نے راقم کو بتایا کہ میں ایک مرتبہ لاہور گیا، اور غازی علم دین شہید علیہ الرحمۃ کے مزار پر جا کر مراقبہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ غازی صاحب ایک بہترین تخت پر کھڑے ہیں اور چاروں طرف سے ان پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔

☆...... چند برس پہلے کی بات ہے، راجن پور کے قبرستان میں ایک مردے کو دفن کرنے کیلئے ایک قبر تیار کی گئی۔ ابھی تک لوگ مردے کو لے کر پہنچے نہیں تھے کہ پورے قبرستان میں عجیب فرحت انگیز خوشبو مہک رہی تھی۔ لوگ حیران تھے یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے۔ جبکہ قبرستان میں صرف دو جال کے درخت اور چند جنگلی پودے تھے جو کہ خوشبو نہیں دے سکتے تھے۔ تلاش کرنے پر معلوم ہوا کہ خوشبو کا منبع نئی تیار کی گئی قبر کی تہہ میں موجود ایک سوراخ ہے، لوگوں نے جب اس سوراخ کو بڑا کیا تو نیچے سے ایک اور قبر نکلی جس میں ایک سفید ریش بزرگ ہمیشہ کی نیند سو رہے تھے قابل حیرت بات یہ تھی کہ ان کی نعش کے اوپر ایک بڑا پھول پڑا ہوا تھا اور خوشبو دے رہا ہے تھا، تمام شہر کے لوگوں نے یہ منظر دیکھا۔

(ماہنامہ تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان (لاہور) جلد ۲ شمارہ ۲ فروری ۱۹۹۵، صفحہ نمبر ۲۱)

☆...... پروفیسر ڈاکٹر نور احمد نور (نشتر میڈیکل کالج ملتان) لکھتے ہیں یہ قریباً تیس (۳۰) سال پہلے کا واقعہ ہے، میرے ایک دوست محکمہ انہار میں سپرانٹنڈنٹ انجینئر تھے وہ ڈیرہ غازی خان کینال (جو تونسہ بیراج سے نکالی جارہی تھی اور اس کی کھدائی کا ۹۰٪ کام مکمل ہو چکا تھا) کے معائنے کیلئے گئے وہاں پہنچنے پر دیکھا کہ مزدور ایک جگہ جمع ہیں اور شور مچا ہوا ہے۔ انجینئر صاحب کو دیکھ کر مزدوران کے پاس آئے اور بتایا کہ نہر کی تہہ میں ایک سوراخ سے انسانی جسم کا ایک حصہ نظر آرہا ہے۔ انجینئر صاحب نے خود جا کر

دیکھا اور اوپر والی مٹی ہٹانے کو کہا جب مٹی ہٹائی گئی تو نیچے سے پوری انسانی نعش نظر آ رہی تھی۔ اس نعش میں دو باتیں حیران کن تھیں ایک تو اس کے کپڑے خون آلودہ تھے جس سے اندازہ ہوا کہ یہ کسی شہید کی نعش ہے دوسرے اس کے منہ کے اوپر ایک پھل نما چیز رکھی ہوئی تھی جس میں وقفہ وقفہ کے بعد کچھ قطرے نعش کے منہ میں گر رہے تھے۔ نہر کی گہرائی قریباً بیس (۲۰) فٹ تھی اور یہ نعش اس سے بھی نیچے مٹی میں محفوظ تھی۔ جس سے یہ اندازہ ہوا کہ اس آدمی کو دنیا سے کوچ کیے صدیاں گزر چکی ہیں۔

(ماہنامہ تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان لاہور) فروری 1995 صفحہ نمبر ۲۰)

☆...... نیز پروفیسر صاحب لکھتے ہیں یہ ۱۹۶۸ء کا واقعہ ہے میں سعودی عرب میں بریدہ کے مقام پر بطور فزیشن کام کر رہا تھا۔ جمعہ کے دن زیارت کیلئے مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ وہاں اپنے ایک ڈاکٹر دوست کے پاس قیام کیا۔ ڈاکٹر صاحب بیمار تھے اور کافی مریض ان کا انتظار کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے مریض دیکھنے کیلئے کہا۔ چنانچہ میں نے مریضوں کو دیکھ دیکھ کر فارغ کر دیا۔ ان میں سے ایک بوڑھا بدو مجھے احد پہاڑ کے پاس مریض دکھانے کیلئے لے گیا۔ شہداء احد کے قبرستان کے پاس ہی خیمہ میں مریض پڑا ہوا تھا۔ میں نے اسے نسخہ لکھ دیا۔ اس کے بعد وہ شخص مجھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر لے گیا اور بتایا کہ آج سے پچاس سال پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر نیچے وادی میں تھی۔ ایک دفعہ زبردست بارش ہوئی۔ تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر زیر آب آ گئی۔ شریف مکہ جو ان دنوں حجاز کے حکمران تھے، کو خواب میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شریف مکہ کو کہا کہ مجھے بارش کا پانی تنگ کر رہا ہے۔ اس کا بندوبست کرو۔ شریف مکہ نے علماء کو بلا کر ان سے مشورہ

کیا۔ جب قبر کو کھودا گیا تو واقعی اس میں پانی رس رہا تھا۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش کو اونچی جگہ منتقل کرنے کا پروگرام بنایا گیا بوڑھے بدو نے بتایا کہ قبر کھودنے والوں میں بھی شامل تھا۔ کھدائی کے دوران کدال کی معمولی سی ضرب غلطی سے نعش کے ٹخنے پر جا لگی۔ یہ دیکھ کر سب لوگ حیران رہ گئے کہ وہاں سے تازہ خون جاری ہو گیا چنانچہ اس جگہ پر پٹی باندھی گئی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم کو کھولا گیا تو دیکھا کہ جسم کے نچلے حصے پر کفن موجود ہے۔ زخموں سے تازہ خون رس رہا ہے۔ آنکھ نکلی ہوئی اور کان اور ناک کٹے ہوئے ہیں اور پیٹ چاک ہے۔ وہاں پر موجود سب لوگوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور اسی حالت میں ان کو پرانی قبر سے نکال کر اونچی جگہ پر دوبارہ دفن کیا گیا۔ (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید ہوئے چودہ سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے)۔

(ماہنامہ تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان (لاہور فروری ۱۹۹۵ء صفحہ نمبر ۲۱،۲۰)

......عذاب قبر کے چند مناظر......

☆...... طبرانی نے ''اوسط'' میں ''ابن ابی الدنیا'' نے کتاب القبور میں ابن مندہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں بدر (کے مقام) کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص (قبر کے) گڑھے سے نکلا جس کی گردن میں زنجیر تھی۔ اس نے مجھے پکار کر کہا کہ اے عبداللہ! مجھے پانی پلاؤ۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ اس نے میرا نام لے کر پکارا یا عرب کے طریقہ پر پکارا، اس کے پیچھے ایک آدمی کوڑا لئے ہوئے نکلا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اے عبداللہ تم اس کو پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے۔ پھر اس کو کوڑے سے مارا حتیٰ کہ وہ اپنے (قبر کے) گڑھے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ تو میں حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو دیکھا؟ میں نے کہا ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابو جہل تھا اور اس کا عذاب ہے قیامت تک۔

(۱)...... شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور صفحہ نمبر ۵۱

(۲)...... کتاب الروح از ابن قیم جوزی صفحہ نمبر ۱۲۵

☆...... ابن ابی الدنیا نے عبدالمومن بن عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کی کہ ایک کفن چور نے توبہ کر لی تو اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنے زمانے میں جو عجیب تر چیز دیکھی ہو وہ بیان کر۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک شخص کی قبر کھودی تو اس کے تمام جسم میں کیلیں لگی ہوئی تھیں اور ایک بڑی کیل سر میں پیوست تھی اور دوسری دونوں ٹانگوں میں۔ دوسرے کفن چور سے دریافت کیا گیا تو اس نے بتایا کہ میں نے ایک کھوپڑی دیکھی جس میں سیسہ پگھلا کر بھرا گیا تھا۔

(شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۵۹)

☆...... محدث ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) نے ''کتاب عیون الحکایات'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ ابو سنان کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کے پاس اس کے بھائی کی تعزیت کو گیا تو دیکھا وہ بہت گھبرایا ہوا ہے دریافت کرنے پر بتایا کہ جب میں اسے دفن کر کے فارغ ہوا تو میں نے قبر سے کراہنے کی آواز سنی، میں نے جلدی سے قبر کو کھولا تو مجھے کسی نے آواز دی کہ اے بندہ خدا قبر نہ کھود، چنانچہ میں نے پھر مٹی اس طرح ڈال دی۔ ابھی تھوڑی دور ہی جانے پایا تھا کہ پھر وہی آواز آئی، پھر میں نے آ کر تھوڑی سی مٹی ہٹائی، لیکن آواز آئی کہ اے بندہ خدا قبر کو نہ کھود، پھر جب واپس آنے لگا تو وہی آواز آئی۔

میں نے کہا کہ بخدا اب ضروری کھودوں گا، اب جو میں نے قبر کھود کر دیکھی تو اس کی گردن میں آگ کا ہار تھا اور تمام قبر آگ سے روشن تھی، تو میں نے چاہا کہ یہ ہار اس کی گردن سے دور کردو، تو میں نے اس پر اپنا ہاتھ مارا تو میری انگلیاں جل کر، خاکستر ہو گئیں"۔ اس نے ہمیں اپنا ہاتھ دکھایا تو اس کی چار انگلیاں غائب تھیں۔

☆...... ابو قرعہ نے کہا کہ ہم بعض چشموں سے جو ہمارے بصرہ کے راہ میں پڑتے تھے، گزرے تو گدھے جیسی آواز سنائی دی۔ ہم نے لوگوں سے دریافت کیا یہ گدھے کی آواز کہاں سے آرہی ہے اور یہ آواز کس کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ایک شخص ہمارے قریب رہتا تھا،

جب اس کی ماں اس سے بات کرتی تھی تو اسے کہہ دیا کرتا تھا کہ گدھے کی طرح کیوں چیختی ہو، اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر سے روزانہ گدھے جیسے آواز آتی ہے۔

(کتاب الروح صفحہ نمبر ۱۲۶)

☆...... حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا۔ اس کی ہمشیرہ جو مدینہ شریف کے ایک کنارے پر رہتی تھی، بیمار ہو گئی وہ اپنی ہمشیرہ کی تیمارداری کیلئے آتا تھا بالآخر وہ لقمہ اجل ہو گئی۔ پھر اسے دفن کر دیا گیا۔ پھر اسے یاد آیا کہ قبر میں میری کوئی چیز گر گئی ہے وہ ایک شخص کے ساتھ قبر پر گیا، قبر کھودنے پر وہ گری ہوئی چیز اسے مل گئی۔ پھر وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا، پیچھے ہو جاؤ میں ایک نظر اپنی ہمشیرہ پر ڈال لوں کہ میری ہمشیرہ کس حال میں ہے۔ لہذا ایک اینٹ کو ادھر ادھر کیا تو دیکھا قبر میں آگ بھڑک رہی ہے۔ اینٹ کو فوراً اپنی جگہ لگا دیا اور قبر کو پہلی طرح بنا کر گھر واپس آ گیا۔ ماں نے دریافت کیا بیٹا! قبر میں تمہاری ہمشیرہ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگا ان

کا حال نہ پوچھیے وہ تو ہلاک ہوگئی۔ مجھے یہ بتایئے کہ وہ کیا کام کرتی تھی۔ ماں نے کہا وہ بے وضو نماز پڑھتی تھی۔ اور دیر سے نماز پڑھتی تھی اور دوسروں کے دروازوں پر جا کر چھپ کر ان کی باتیں سنا کرتی تھی۔

(کتاب الروح صفحہ نمبر ۱۲۶)

☆ سلطان التارکین خواجہ حمید الدین ناگوری (متوفی ۶۷۳ھ) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ایک دن وہ اکیلے ہی شکار کیلئے نکل کھڑے ہوئے خادم حیران تھے مگر پوچھنے کی کسی کو مجال نہ ہوئی، حمید الدین گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے جنگل میں نکل گئے۔ ان کو ایک ہرن کا پیارا سا بچہ نظر آیا جو ان کو دیکھ کر سرپٹ بھاگنے لگا۔ آپ نے اس کا تعاقب کیا اور مسلسل گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے ایک قبرستان میں پہنچ گئے۔ ہرن کے بچے نے جب جان بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو ایک قبر میں گھس گیا۔ حمید الدین نے گھوڑے کو قبر کے نزدیک روکا، قبر کھلی تھی اندر سے مردہ صاف نظر آرہا تھا اور ایک بچھو بار بار اس تازہ مردے کے منہ پر رینگ رہا تھا اور ڈس رہا تھا۔ حمید الدین کو تو ہرن کی تلاش تھی مگر وہ تو قبر میں داخل ہوتے ہی غائب ہوگیا تھا اب ان کی توجہ اس بچھو کی طرف مبذول ہوگئی، انہوں نے کئی مرتبہ بچھو کو مردے کے چہرے سے ہٹایا مگر وہ پھر اپنی ڈیوٹی پر آجاتا۔ تنگ آکر حمید الدین نے بچھو کو پکڑ کر قریب کی ندی میں ڈال دیا۔

مگر چند لمحوں میں ہی ان کی حیرت ان انتہا نہ رہی کہ ندی میں سے ایک سانپ نکلا، اس نے بچھو کو اپنی پیٹھ پر بٹھایا اور قبر کی طرف لے گیا اب بچھو کے ساتھ سانپ بھی میت کو ڈس رہا تھا۔ اس واقعہ نے حمید الدین کو حیران و پریشان کر کے رکھ دیا

،وہ قبرستان سے ملحق گاؤں میں گئے اور وہاں نمبردار سے اس تازہ میت کے متعلق سوال کیا۔ نمبردار حمید الدین سے ناواقف تھا اور ان کو ایک عام آدمی سمجھ کر یہ بتایا کہ تازہ مردہ ایک بڑا زمیندار تھا۔ اس کے ظلم و آمریت سے لوگ بڑے پریشان تھے۔ اور یہ نتیجہ لوگوں کی آہوں کا ہے۔ کیونکہ اس نے لوگوں کے بہت دل دکھائے تھے۔ اس واقعہ اور اسی قسم کے ایک اور واقعہ نے حمید الدین کی کایا ہی پلٹ دی۔ انہوں نے ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح تخت و تاج سے کنارہ کیا اور تصوف کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

(بلوچستان میں تحریک تصوف از ڈاکٹر انعام الحق کوثر طبع ۱۹۹۵ء)

☆...... مانسہرہ کے مضافات میں رہنے والے ایک ریٹائرڈ فوجی نے اپنا واقعہ یوں بیان کیا کہ ۱۹۶۵ء کی پاک و ہند جنگ میں ایک قبرستان میں اسلحے کا ایک عارضی ذخیرہ بنایا گیا تھا اور کچھ اور نوجوانوں کے ساتھ اس کی بھی وہاں پہرے پر ڈیوٹی تھی۔ دن کا وقت تھا اور کوئی خاص کام نہیں تھا، چنانچہ میں نے قبرستان میں گھومنا شروع کر دیا۔ ایک پرانی قبر کے پاس گزر ہوا تو یوں محسوس ہوا جیسے قبر کے اندر سے ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز آ رہی ہے۔ اس فوجی جوان نے بتایا کہ میں نے بندوق کے بٹ کے ساتھ قبر کی اینٹیں ہٹائیں تاکہ دیکھوں کہ یہ آواز کیسی ہے؟ جیسے جیسے مٹی ہٹاتا گیا آواز تیز ہوتی گئی اور میری دلچسپی اور خوف بھی بڑھتا گیا۔ دن کا وقت اور روشنی خوب پھیلی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر کے اندر انسانی ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ پڑا ہوا ہے اور اس پر چوہے کی شکل کا ایک جانور بیٹھا ہوا ہے اور جب وہ اپنا منہ ڈھانچے پر مارتا ہے تو سارا ڈھانچہ اکڑ جاتا ہے اور ہڈیوں کے ٹوٹنے اور چیخنے کی آواز آتی ہے۔ میرے سامنے تین مرتبہ اس جانور نے اپنا منہ ہڈی پر مارا۔ مجھے بہت ترس آیا کہ یہ جانور مردے کو تکلیف پہنچا رہا ہے،

چنانچہ رائفل سے جب میں نے اس جانور کو مارنے کا ارادہ کیا تو وہ مٹی میں چھپ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ جانور قبر سے نکل کر میری طرف لپکا میرے اوپر کچھ ایسی دہشت ہوئی کہ میں اسے مارنا بھول کر بھاگ کھڑا ہوا۔ کافی دور جانے کے بعد میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ جانور میرے پیچھے تیزی سے بھاگا آ رہا تھا۔ قریب ہی پانی کا ایک جوہڑ تھا۔ اس جانور سے بچنے کیلئے میں اس جوہڑ میں داخل ہو گیا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ وہ جانور جوہڑ کے کنارے پر آکر رک گیا اور قدرِ توقف کے بعد اس نے اپنا منہ پانی میں ڈال دیا، یکا یک پانی کھولنے لگا، میں بھاگ کر جوہڑ سے نکلا، میری ٹانگیں جل رہی تھیں۔ جلد سرخ ہو چکی تھی اور آبلے بھی پڑ چکے تھے۔ درد کی شدت سے میرا چلنا محال تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی چنانچہ مجھے ایبٹ آباد کے ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا اور پھر وہاں سے راولپنڈی کے بڑے ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ میری ٹانگوں کا گوشت گلنا شروع ہو گیا اور ہر وقت بدبودار پیپ اور خون رستا رہتا ہے۔ کسی علاج سے افاقہ نہ ہوا تو مجھے علاج کیلئے امریکہ بھجوایا گیا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اس وقت دونوں ٹانگوں کی صرف ہڈیاں بچ گئی ہیں، گوشت آہستہ آہستہ گل کر علیحدہ ہو جا رہا ہے۔ اور ہر وقت مردے کی سی بدبو آتی رہتی ہے۔ پھر اس نے ہمیں اپنی ٹانگیں دکھائیں جن پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

(ماہنامہ تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان (لاہور) فروری ۱۹۹۵ء صفحہ نمبر ۲۱)

☆...... ڈاکٹر نور احمد نور لکھتے ہیں یہ ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے میں ایم بی بی ایس کے دوسرے سال میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ہمیں تشریح البدن (اناٹومی) کا مضمون پڑھنے کیلئے انسانی ہڈیوں کی ضرورت پڑتی تھی، کالج ابھی نیا نیا بنا تھا اور انسانی ہڈیوں کا ذخیرہ

بہت محدود تھا۔ چنانچہ میرے چند دوستوں نے نشتر میڈیکل کالج کے ساتھ والے قبرستان جوان دونوں قلعہ والا قبرستان کہلاتا تھا کی طرف رجوع کیا۔ قبرستان کے مجاور سے جا کر بات کی، کچھ پس وپیش کے بعد وہ بائیس روپے میں پورا انسانی ڈھانچہ فراہم کرنے پر رضامند ہو گیا۔ لڑکے رات کو ایک بوری اور بائیس روپے مجاور کو دے آتے اور اگلے روز ان کو پورا انسانی ڈھانچہ مل جاتا۔ مجاور کا یہ کاروبار چلتا رہا۔

کچھ عرصے کے بعد مجھے انسانی کھوپڑی کی ضرورت پیش آئی۔ میں قبرستان گیا اور مجاور سے ملا۔ وہ اس وقت مسجد میں بیٹھا تھا، میرے اصرار کے باوجود اس نے انسانی ہڈی فراہم کرنے سے صاف انکار کر دیا، جب میں نے اصرار کے ساتھ وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ چند دن قبل جب اس نے ایک قبر کھولی تو قبر میں آگ کا ایک شعلہ نکلا، جس نے اس کا پیچھا کیا۔ مجاور نے مزید بتایا کہ وہ پوری تیزی سے جان بچانے کیلئے بھاگا مگر آگ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ جب وہ بھاگتے بھاگتے مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ آگ واپس چلی گئی۔ اس نے بتایا کہ اب اس نے پکی توبہ کر لی ہے کہ کبھی قبروں کی توہین نہیں کرے گا۔

میں نے اس سے پوچھا کہ کوئی واقعہ جو اسے پیش آیا ہو، سنائے تو اس نے بتایا کہ پیسے کے لالچ میں جب اس نے ایک قبر کو کھولا تو اس کو بے حد وسیع پایا۔ قبر خوشبو سے مہک رہی تھی اور ایک بزرگ بیٹھے تلاوت کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر اس نے قبر کو فوراً بند کر دیا۔

(ماہنامہ تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان (لاہور) فروری ۱۹۹۵ء صفحہ نمبر ۲۱)

☆...... پروفیسر صاحب لکھتے ہیں: دس (۱۰) سال پہلے کا ذکر ہے، میں قائداعظم

میڈیکال کالج میں بطور پرنسپل کام کررہا تھا، قریب کی بستی سے ایک ڈسپنسر اپنے ایک قریبی عزیز کے مرض کے بارے میں مشورہ کرنے کیلیے آیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے بتایا کہ اس کی بستی میں ایک حجام فوت ہوگیا، جب اس پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو لوگوں نے اس کو ہلایا اور کہا کہ کلمہ پڑھ (حالانکہ یہ غلط طریقہ تھا) اس نے کلمہ نہ پڑھا لوگوں نے پھر ہلایا اور کلمہ پڑھنے کو کہا، موت کی سختی کی وجہ سے اس نے کلمہ کو گالی دی۔ تھوڑی دیر بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ جب دفن کرنے لگے تو دیکھا کہ قبر بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے لوگوں نے قبر کو بند کردیا۔ دوسری جگہ قبر کھودی گئی جب میت کو قبر میں اتارنے لگے تو دیکھا کہ وہ قبر بھی بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے چنانچہ اسی حالت میں مردے کو قبر میں رکھ کر بند کردیا گیا۔

مسئلہ: نزع کے عالم میں مرنے والے کو کلمہ پڑھنے کیلیے نہیں کہنا چاہیے بلکہ اس کے قریب مناسب آواز میں کلمہ کا ورد کرنا چاہیے۔ اور جب وہ ایک بار کلمہ پڑھ لے تو پھر خاموش ہوجائیں۔

(ماہنامہ تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان (لاہور) فروری ۱۹۹۵ء صفحہ نمبر ۲۲)

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
زندگی اک دن گزرنی ہے ضرور
قبر میں میت اترنی ہے ضرور

موت انسان کو اگر دنیا میں یاد رہے
تو ہر رنج وغم سے ہر وقت آزاد رہے

میت کو قبر میں نفع دینے والے امور

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا، نماز پنجگانہ ادا کرنا، نماز تہجد ادا کرنا، ماہ صیام کے روزے رکھنا، صاحب نصاب ہوتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرنا، دولت ہوتے ہوئے حج ادا کرنا، جہاد کرنا، نیک اولاد کا دعا و استغفار کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنا رات کو سوتے ہوئے سورۃ ملک پڑھنا وغیرہ۔

☆...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو تین چیزیں اس کے ہمراہ جاتی ہیں، دو واپس آجاتی ہے۔اور ایک رہ جاتی ہے۔

(۱) گھر والے۔(۲) مال۔(۳) عمل یہ تین چیزیں ہیں۔
پہلی دو واپس آجاتی ہیں اور عمل رہ جاتا ہے۔

(رواہ بخاری و مسلم)

☆...... حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ جب مؤمن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو مؤمن کے اعمالِ صالحہ اس کو گھیر لیتے ہیں۔نماز، روزہ، حج، جہاد، صدقہ، اب جب عذاب کے فرشتے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے کہ پیچھے ہٹ، کیونکہ ان پیروں سے کھڑا ہو کر یہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔تو عذاب سر کی جانب سے آتا ہے تو حج اور جہاد آڑے آتے ہیں۔تو عذاب ہاتھوں کی جانب سے بڑھتا ہے تو صدقہ حائل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ان ہاتھوں کو کیوں کر عذاب ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں رزق بانٹتے تھے۔پھر اس انسان کو مبارک باد دی جاتی ہے پھر فرشتے اس کیلئے

جنتی بچھونا بچھاتے ہیں اور اس کی قبر کو حدِ نگاہ تک وسیع کر دیا جاتا ہے اور ایک قندیل قیامت تک کیلئے وہاں روشن کر دیا جاتا ہے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا، شرح الصدور صفحہ ۲۸۵)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے سب عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ سوائے تین اعمال کے (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) علم نافع۔ (۳) نیک اولاد جو والدین کیلئے (بخشش کی) دعا کرتی ہے۔

(رواہ البخاری فی الادب)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چند چیزیں ہیں جن کا ثواب قبر میں انسان کو پہنچتا ہے۔ علم، ولدِ صالح (نیک اولاد) کوئی کتاب (تصنیف کر جانا یا تقسیم کرنا) کوئی مسجد، مسافر خانہ، نہر، کنواں (بنانا) کھجور (وغیرہ کا درخت لگانا) صدقہ جاریہ۔ ان تمام اشیاء کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملے گا۔

(ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

☆...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم زیارت کرو اور مردوں کیلئے دعا، رحم اور طلب مغفرت کرو۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرماتا ہے۔ تو بندہ پوچھتا ہے کہ اے اللہ! یہ کس سبب سے ہے؟ تو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تیری اولاد کے استغفار کے باعث ہے۔

(طبرانی اوسط، سنن بیہقی، بخاری فی الادب)

☆...... حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کا حال قبر میں ڈوبتے انسان کے حال کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ کوئی رشتہ دار یا دوست اس کی مدد کو پہنچے، اور جب کوئی اس کی مدد کو پہنچتا ہے۔ تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے۔ زندوں کا ہدیہ مردوں کو استغفار ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

☆...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں، کون سا صدقہ افضل رہے گا؟ آپ نے فرمایا، پانی، چنانچہ انہوں نے ایک کنوں کھدوا دیا اور کہا کہ یہ ام سعد کا ہے۔

(روایت کیا اصحاب سنن اربعہ اور احمد نے)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا رات کی تاریکی میں دو رکعتیں پڑھنا تا کہ قبر میں روشنی ہو۔

(رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب التہجد)

☆...... حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے والے قبر کی گرمی سے محفوظ رہیں گے۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

☆...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت قبر میں گناہ سمیت داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مومنین کی دعاؤں سے بخش دی جائے گی۔

(طبرانی اوسط)

☆...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچائے کیونکہ اس طرح اس کے ثواب میں کچھ کم نہ ہوگا۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

(ف) صدقہ سے صدقہ نافلہ مراد ہے۔

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میت کی طرف سے حج کیا تو حج کرنے والے اور جس کی طرف حج کیا ہے دونوں ہی کو ثواب ملے گا۔

(طبرانی اوسط)

(ف) پہلے اپنے اوپر فرض حج کا ادا کرنا ضروری ہوگا۔

☆...... محدث خلال نے جامع میں شعبی سے روایت کی کہ جب انصار کا کوئی فرد مرجاتا تو وہ اس کی قبر پر آتے جاتے اور قرآن پڑھتے۔

(ف) شعبی مشہور تابعی ہیں انہوں نے پانچ سو (۵۰۰) صحابہ کرام کی زیارت کی۔

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قبرستان پر گزرا اور اس نے سورۃ فاتحہ اور اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دعا

مانگی کہ اے اللہ! میں نے جو قرآن پڑھا اس کا ثواب مومن مرد اور عورت دونوں کو دینا تو وہ قبر والے قیامت کے دن اس کے سفارشی ہوں گے۔

(شرح الصدور صفحہ ۲۹)

سونے سے قبل سورۃ ملک پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں سورۃ ملک پڑھی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا۔ وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگایا اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی اس میں سورۃ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یہ (سورت) عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے،

(ترمذی ابواب فضائل قرآن صفحہ ۳۲۴ جلد ۲)

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے کہا، کیا میں تمہیں تحفہ کے طور پر ایک حدیث نہ سناؤں، تم اسے سن کر خوش ہو جاؤ گے، اس شخص نے کہا ضرور سنایئے، فرمایا سورۃ ملک پڑھا کرو، اسے خود بھی یاد کرو اور اپنی بیوی بچوں کو بھی یاد کراؤ اور اپنے اہل خانہ اور ہمسایوں کو بھی یاد کراؤ کیونکہ یہ نجات دینے والی اور جھگڑا کرنے والی ہے۔ یہ محشر کے روز اپنے پڑھنے والے کیلئے رب تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی اور اگر وہ دوزخ میں ہو گا تو بارگاہ الٰہی میں درخواست کرے گی کہ آپ اسے دوزخ کے عذاب سے بچا دیں۔ اللہ رحیم کریم اس کی وجہ سے قبر کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔ فرمان نبوی

ہے کہ سورۃ ملک میری امت کے ہر فرد کو یاد ہونی چاہیئے یہ میری تمنا ہے۔

(کتاب الروح صفحہ نمبر ۱۵۳)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمیں (۳۰) آیات والی سورۃ نے اپنے پڑھنے والے کی یہاں تک سفارش کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

(کتاب الروح صفحہ نمبر ۱۵۴)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس نے سورۃ ملک ہر رات تلاوت کی، وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

(شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۳۹)

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم الم تنزیل اور سورۃ ملک پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔

میت کو قبر میں نقصان دینے والے امور

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکامات کی خلاف ورزی کرنا، نماز پنجگانہ ادا نہ کرنا، ماہ صیام کے روزے نہ رکھنا، صاحب نصاب ہو کر زکوٰۃ ادا نہ کرنا، فریضہ حج ادا نہ کرنا، جہاد کی تمنا تک نہ کرنا، سودی کاروبار کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، جوا کھیلنا، شراب پینا، ڈاکہ زنی، پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا، صحابہ کرام کی شان میں غلط الفاظ استعمال کرنا، حقوق العباد میں کوتاہی کرنا، کم تولنا ماپنا، اشیاء میں ملاوٹ کرنا، رشوت دینا لینا وغیرہ۔

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔

(رواہ الدیلمی، شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۴۶)

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑے معاملے میں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر قبر پر ایک لگا دی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی، اللہ ان کے عذاب میں کمی فرمائے گا۔

(ابن ابی شیبہ، رواہ شیخین)

☆...... ابو اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے ایک مردے کو غسل دینے کیلئے بلایا گیا۔ میں نے جب اس کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو ایک موٹا سانپ اس کی گردن میں لپٹا ہوا تھا۔ بالآخر میں نے اسے غسل کے بغیر ہی چھوڑ دیا اور میں واپس آ گیا۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ شخص صحابہ کرام کو گالیاں دیتا تھا۔

(کتاب الروح صفحہ نمبر ۱۳۱)

☆...... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے فارغ ہو کر صحابہ کرام سے دریافت کیا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا؟ جو کوئی صحابی خواب دیکھتا بیان کر دیتا تھا۔

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم دستور کے مطابق صحابہ کرام سے پوچھتے ہیں کہ کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا، صحابہ کرام نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج میں نے خواب دیکھا کہ دو شخص میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے

جاتے ہیں۔ اچانک مجھے آدمی نظر آئے۔ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا شخص لوہے کا سریا لیئے ہوئے کھڑا ہے اور اسے اس کی بانچھ میں ڈال کر گدی تک بانچھ چیر ڈالتا ہے پھر دوسری بانچھ چیرنے لگتا ہے اتنے میں پہلی بانچھ صحیح ہو جاتی ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے مگر میرے دونوں ساتھی کہتے ہیں آگے بڑھیئے چنانچہ ہم آگے چل پڑے۔ چلتے چلتے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو چاروں خانے چت لیٹا ہے اور ایک شخص اس کے سر کو ایک بڑے پتھر سے کچل رہا ہے، جب پتھر اس پر مارتا ہے تو پتھر لڑھک کر آگے چلا جاتا ہے، یہ اسے اٹھا کر لاتا ہے اتنے میں اس کے سر کا زخم بھر کر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پھر کچل دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میرے ساتھیوں نے کہا آگے بڑھیئے۔ پھر ہم چل پڑتے ہیں۔ چلتے چلتے تنور جیسے ایک غار کو دیکھا جس کا منہ اوپر سے تنگ ہوتا ہے مگر وہ اندر سے کشادہ ہوتا ہے اور اس میں آگ کے شعلے بڑھ رہے ہیں اور مادرزاد ننگی عورتیں اور مرد جل رہے ہیں۔ آگ کے شعلے انہیں غار کے منہ تک اٹھالاتے ہیں معلوم ایسے ہوتا ہے کہ اب یہ غار کے منہ سے باہر نکل آئیں گے۔ پھر وہ شعلے بجھ جاتے ہیں اور پھر یہ اس کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ مگر ساتھیوں نے یہی کہا کہ آگے بڑھیئے۔ پھر ہم چلتے چلتے ایک خون کے دریا پر پہنچتے ہیں جس کے کنارے پر ایک آدمی کھڑا ہے اور اس کے روبرو پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ایک آدمی اس دریا کے درمیان میں ہے جب وہ ساحل پر آ کر اس سے نکلنا چاہتا ہے تو ساحل والا آدمی اس کے منہ میں پتھر ٹونس دیتا ہے اور اسے زور سے دھکا دیتا ہے کہ یہ پھر اس جگہ جا پڑتا ہے جہاں سے آیا تھا...... میں نے کہا کہ آج تم نے مجھے سیر تو کرادی مگر میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی خبر بھی تو دو۔ ساتھیوں نے کہا اچھا سنیئے جس کی

باچھیں چیری جارہی تھیں وہ کذاب آدمی تھا اور جھوٹ بولا کرتا تھا۔ اس کا جھوٹ دور دراز تک پھیل جاتا تھا۔ اس کے ساتھ محشر تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اور تنور میں جو ننگی عورتیں اور مرد دیکھے گئے ہیں وہ زانی ہیں۔ اور جو شخص خون کے دریا میں دیکھا گیا وہ سود کھانے والا ہے۔ الخ

(کتاب الروح از ابن قیم (م ۷۵۱ھ) صفحہ نمبر ۱۰۸)

(ف) مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا عذاب برحق ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور اصل کے مطابق ہوتے ہیں۔

دیلمی اور خطیب نے "الرؤیہ" میں مالک سے اور ابو نعیم و ابن عبداللہ نے "تمہید" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ پڑھا تو وہ تنگدستی سے محفوظ رہے گا، قبر میں وحشت نہ ہوگی اور جنت کے دروازے اس کیلئے کھل جائیں گے۔ (خطیب نے بھی اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا)۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور از سیوطی (م ۹۱۱ھ) صفحہ نمبر ۱۴۶)

الحمد للہ رب العالمین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ط

۲۶ ر رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴ء

ایک ضروری مسئلہ

عورت مرجائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں (درمختار)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے۔

صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ نمبر ۱۲۲
مصدقہ مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

روحانی علاج فی سبیل اللہ

دکھیا اور مریض حضرات درج ذیل مقامات پر رابطہ قائم کریں

1۔ صوفی مقبول احمد قادری رضوی
نزد محمدیہ مسجد بستی چن شاہ خانیوال

2۔ یرقان کے روحانی مکمل علاج و دیگر امراض کے لیے۔
صوفی نصیر احمد رضوی۔ احمد کلاتھ ہاؤس۔ اکبر بازار خانیوال

اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ اشاعت کتب یونہی جاری رہے تو جماعت رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خانیوال کی مالی امداد فرمائیں۔